تحریر: س۔ ع۔ ز

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیزؒ کی عید

عید کا دن تھا اپنے وقت کی عظیم سلطنت کے سربراہ امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کم سن صاحبزادے بیگم فاطمہ اموی کے بطن سے خود ایک خلیفہ کی بیٹی دوسرے خلیفہ کی بہن اور تیسرے خلیفہ کی بیگم تھیں۔ اپنے ہم عمر اور ہمجولیوں کے لباس ہائے فاخرہ اور ملبوسات زرکار کو دیکھ کر دوڑے دوڑے گھر آئے اور والدہ نیلم سے مصر ہو کر کہنے لگے:

اماں ہم بھی نئے کپڑے پہنیں گے۔

کیا تم نے جریر اور مغیث کے نئے کپڑے نہیں دیکھے اماں؟

دوسرے نے کہا: اماں میں اگلوں جا کر تم دیکھو گی؟

چھوٹے بچے نے نہایت معصومانہ انداز سے کہا:

اماں مجھے بھی نئے کپڑے ہوا دو، ورنہ نماز کے لئے کیسے جاؤں گا۔

ماں نے جواب دیا: ہاں ہاں بیٹا میں دیکھوں گی تو سہی لیکن تمہارے والد امیر المومنین بھی تو آ جائیں۔ ان سے کہہ کر تمہارے لئے نئے کپڑے ابھی منگوا دوں گی۔

اماں! امیر المومنین کو بلا لاؤں؟ بچے [illegible] تھے۔

دیکھو! وہ خود ہی آ رہے ہیں' والدہ بولیں۔

اتنے میں امیر المومنین بھی تشریف لے آئے۔

بیوی [illegible] نے بڑی نرمی سے عرض کیا:

عید آ رہی ہے۔ عید کے دن تمام امت کے بچے اور بڑے بھی نئے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے لیکن امیر المومنین کے بچوں کے پاس کوئی نیا لباس نہیں ہے۔ بچے اصرار کر رہے ہیں کہ ہم ان پرانے کپڑوں میں عید کی نماز نہیں پڑھنے جائیں گے۔

> عید کے دن تمام امت کے بچے نئے کپڑوں میں میدان عید کی طرف نکلے مگر خلیفہ وقت کے بچے پرانے دھلے ہوئے کپڑے زیب تن کئے صفوں میں دیکھائی دیئے۔

فاطمہ! مجھے اپنی کوئی دنیاوی چیز ان بچوں سے زیادہ پیاری نہیں ہے۔ میرے پاس جو کچھ ہے وہ تمہیں معلوم ہی ہے۔ اس کے علاوہ میرے اوپر قرضداری کا بوجھ بھی ہے۔

امیر المومنین نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا:

تم نے ابھی ملت کے عام افراد کی خوشی کا ذکر کیا تھا۔ فاطمہ! ضرور رعایا اور عام مسلمان اس وقت خوش اور مسرور رہ سکتے ہیں جب تک میں [illegible] اپنے امراء اور عمال کو [illegible] قائم [illegible] نہ رکھوں اور دیگر تمام باتوں کو نظر انداز کر کے صرف ایک اہم ترین فرض خدمت و حفاظت خلق کی بجا آوری میں [illegible]

آج اپنی ذات اور اپنے اہل خاندان کے لئے اسوہ نبی کریم ﷺ سے ذرہ برابر بھی ادھر ادھر ہو جاؤں تو میرے امراء و عمال بھی میری پیروی کرنے لگیں گے اور یہ مسرت اور خوشی جو آج چاروں طرف تم کو نظر آ رہی ہے یک قلم کافور ہو جائے گی۔

فاطمہ میں تو بنی امیہ کے سابق مظالم کا ہی کفارہ ادا نہیں کر سکا چہ جائیکہ اپنی طرف سے مزید بار ملت کی گردن پر رکھنے کا باعث بنوں۔

بیوی صاحب بولیں!

امیر المومنین! آپ درست فرماتے ہیں مگر بچے تو اس بات کو نہیں سمجھتے ان کے لئے تو کم از کم ایک نیا لباس ہو خواہ کم قیمت ہی سہی۔

امیر المومنین نے کہا:

بے شک تمہارا کہنا ٹھیک ہے میں ابھی بیت المال کے خزانچی کو ایک رقعہ لکھتا ہوں کہ اس ماہ کا میرا ماہوار وظیفہ اس مرتبہ مجھے پیشگی دے دیا جائے۔ تم اس سے اس وقت بچوں کے کپڑے اور دیگر ضروریات کی چیزیں خرید لو۔

[illegible] بہتر ہے۔ امیر المومنین خیال فرمائیں۔

بیگم صاحبہ نے کہا:

[illegible] آنکھیں اٹھتی ہیں تو وہ کوہ و [illegible] رحمت کا [illegible] جاتا ہے۔ [illegible] تو اس [illegible]